(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(حضرت بانی جماعت احمدیہ)

شانِ

قرآن کریم واحادیث نبویہ

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ

کے

الفاظ میں

Excelence of the Holy Quran and Ahadith of the Holy Prphet(P.B.U.H) in the words of The Founder of the Ahmadiyya Jama'at

Language:-Urdū

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب اسلام صرف نام کا باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمائے گا جو اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو دنیا میں دوبارہ قائم کرے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث، بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورہ الجمعہ باب **و اخرین منھم لما یلحقو ابھم**)

آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کے عین مطابق حضرت بانی جماعت احمدیہ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو اس وقت جہاں عام مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل چھوڑ دیا تھا وہاں وہ قرآن کریم کی متعدد آیات کو منسوخ سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے لکھا کہ مفسرین نے پانچ سو آیات منسوخ قرار دی ہیں لیکن میرے نزدیک پانچ آیات منسوخ ہیں۔

(الفوز الکبیر اُردو مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صفحہ ۳۲، ۳۸ ادارہ علوم اسلامیہ لاہور)

اس طرح مسلمانوں کے بعض فرقے قرآن کریم کا مقام گرا کر حدیث کو افضل قرار دے رہے تھے اور بعض فرقے احادیث کو بالکل ہی بے فائدہ اور ردّی قرار دے رہے تھے۔ علاوہ ازیں عیسائیت اور آریہ دھرم نے قرآن کریم اور احادیث کو اپنے حملوں کا نشانہ بنا کر مسلمانوں میں صدہا قسم کے شبہات اور تشکیک پیدا کر دی تھی۔

ان حالات میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جہاں قرآن کریم کی تعلیمات کی عظمت کو ظاہر فرمایا وہاں یہ بھی اعلان فرمایا کہ قرآن کریم کا ایک شعشہ تک بھی منسوخ یا تبدیل نہیں ہوسکتا اور

قرآن کریم اور احادیث کا اصل مقام بھی واضح فرمایا اور قرآن کریم کی برتری دیگر اسلامی کتب کے مقابل پر ثابت فرمائی اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ کی چند تحریرات نمونہ کے طور پر پیش ہیں۔

فلاح اور نجات کا سرچشمہ

''تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدائتیں ہیچ ہیں''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۔۲۷)

قرآن کریم میں ایک نقطہ یا شعشہ کی کمی بیشی نہیں

''قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے''۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۹)

خاتم الکتب

''اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے آپ خاتم النبیینؐ ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت۔ کیا باعتبار ترتیب مضامین۔ کیا باعتبار تعلیم۔ کیا باعتبارات کمالاتِ تعلیم۔ کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶)

بے مثل

''قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات اپنے انوار روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔......
اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے **ھل من معارض** کا نقارہ بجا رہا ہے''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص حاشیہ نمبر ۱۱ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۲۔۶۶۳)

تمام الہامی کتابوں سے افضل

''بے شک با اعتبار نفس الہام کے سب کتابیں مساوی ہیں مگر

باعتبار زیادت بیانِ امور مکملات دین کے بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ پس اس جہت سے قرآن شریف کو سب کتابوں پر فضیلت حاصل ہے''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص حاشیہ نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۴۷)

نوع انسان کیلئے ایک ہی کتاب

''اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن''۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

نورِ فُرقان

''نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا''

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۰۵)

قرآن کریم بے مثل ہے

''جمال و حسنِ قرآں نورِ جاں ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے''

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۹۸-۲۰۰)

تلاوت قرآن کا عشق

حضرت مرزا صاحب کے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے۔

''آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو''۔

(شمائل احمد صفحہ ۲۵ باب دینی کتب سے محبت روایت نمبر ۱۱)

قرآن کریم کے سمجھنے کیلئے دعا

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رقمطراز ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہمیشہ سے یہ عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کرلیا کرتے تھے یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا لوگوں سے ملتے نہیں تھے جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے بعض لوگوں کو ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے ہیں ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مخفی کاروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں۔

''یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں''۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود حصہ پنجم صفحہ ۵۴۵ از یعقوب علی عرفانیؓ صاحب)

سورۃ فاتحہ پر غور

ایک روز حضور قادیان سے بٹالہ روانہ ہوئے حضور پالکی میں سوار

تھے اور قرآن کریم کھول کر سورہ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے۔ خدام کا بیان ہے کہ بٹالہ تک حضور سورہ فاتحہ پر ہی غور وفکر میں مشغول رہے رستہ میں صرف نہر پر اتر کر وضو کیا اور پھر وہی سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی۔ اللہ۔ اللہ کیا عشق تھا خدا کے مامور کو خدا کی کتاب کے ساتھ گیارہ میل کے لمبے سفر میں قرآن کریم کی چھوٹی سی سورۃ ہی زیر غور رہی۔ (حیاۃ طیبہ صفحہ۱۳۴۱ از حضرت شیخ عبدالقادر مرحوم)

حدیث وسنت نبویؐ

''مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کیلئے تین چیزیں ہیں۔

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔

(۲) دوسری سنت: سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت ﷺ سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے ہیں''۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی روحانی خرائن جلد۱۹ صفحہ۲۰۹۔۲۱۰)

حدیثوں کو ردّی کی طرح مت پھینکو

''اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اوس سے روشنی حاصل کرو اور حدیثوں کو بھی ردّی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ۶۴)

صحت حدیث کا معیار

''جس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے فہم قرآن عطا کرے اور تفہیم الٰہی سے وہ مشرف ہو جاوے اور اس پر ظاہر کر دیا جائے کہ قرآن کریم کی فلاں آیت سے فلاں حدیث مخالف ہے اور یہ علم اس کا کمال یقین اور قطعیت تک پہنچ جائے تو اس کے لئے یہی لازم ہوگا کہ حتی الوسع اوّل ادب کی راہ سے اس حدیث کی تاویل کر کے قرآن شریف سے مطابق کرے اور اگر مطابقت محالات میں سے ہو اور کسی صورت سے نہ ہو سکے تو بدرجہ ناچاری اس حدیث کے غیر صحیح ہونے کا قائل ہو''۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد۴ صفحہ۲۱)

موافق قرآن حدیث کا ماننا ضروری ہے

''غرض ایسا خیال کرنا کہ احادیث کے ذریعہ سے کوئی یقینی اور قطعی صداقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی گویا اسلام کا بہت سا حصہ اپنے ہاتھ سے نابود کرنا ہے بلکہ اصل اور صحیح امر یہ ہے کہ جو کچھ احادیث کے ذریعہ سے بیان ہوا ہے جب تک صحیح اور صاف لفظوں میں قرآن اس کا معارض نہ ہو تب تک اس کو قبول کرنا لازم ہے''۔

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد۶ صفحہ۳۰۰)

''ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں''۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۲۱۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وحدیث کے مقام کو سمجھنے اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆